



## سوال

(16) گنے اور پونڈے میں زکوٰۃ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

س: (1) گنے اور پونڈے میں زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟ بعض لوگ گنے کو خضروات میں داخل سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر گنے میں غلہ جات کی طرح زکوٰۃ فرض ہے تو حدیث: **لیس فی الخضر اوات صدقۃ**

(1) کی توجیہ اور اس کا صحیح مطلب کیا ہے؟

(2) گنا کبھی شوگر فیکٹریوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے اور کبھی کسان خود وہی راب اور شکر تیار کرتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ کیوں کر نکالی جائے گی اور اس کا نصاب کیا ہے؟ یعنی گنے کی کس قدر پیداوار میں زکوٰۃ ضروری ہوگی؟

(3) گنے کئی قسم کے ہوتے ہیں: اگر ایک شخص کے یہاں کئی قسم کے تیار ہوتے ہیں تو کیا وہ سب قسموں کی ملا کر نصاب پورا کرے یا ہر ایک قسم کو الگ الگ نصاب کے برابر ہونا چاہیے؟ یس تو جروا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ج: زمین کی ہر پیداوار جو انسان کے کھانے کے کام آئے (قوت ہو یا ادا م) اور ذخیرہ کی جاسکے اور ایک مدت تک باقی رہے سبزلیوں، ترکاریوں اور پھلوں کی طرح خراب نہ ہو جائے اس میں زکوٰۃ فرض ہے۔

(1) **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ... سورة البقرة ۲۶۷**

مسلمانو! اپنی حلال کمائیوں اور ان چیزوں سے جن کو ہم نے تمہارے فائدہ کے لئے زمین سے پیدا کیا ہے زکوٰۃ دیا کرو۔

(2) **فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالْعِيُونُ أَوْ كَانَ عَشْرًا عَشْرًا وَمِمَّا سَقَىٰ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعَشْرِ (بخاری، ابوداؤد ترمذی)**

(3) **لیس فی حب ولا تمر صدقۃ حتی یتبلغ خمسۃ اوسق (مسلم نسائی) (2)**

### (3) بیس فی انخضراوات صدقہ (ترمذی دارقطنی وغیرہ (3)

آیت اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی تمام پیداوار میں زکوٰۃ فرض ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ کچھ اور کسی غلہ میں جب تک پانچ وسق نہ ہو زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ان چیزوں میں ہے جو کیلی ہوں یعنی جو معین بیمانے سے ناپی جاسکیں۔

تیسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سبزیوں ترکاریوں پھلوں یعنی ان چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جو ذخیرہ نہ کی جاسکیں اور جلد خراب ہوجائیں۔

قال الحافظ: وبودال علی أن الزکوٰۃ إنما ہی فی ما یکال وما یدخر للافقیات فی حال الاختیار وہذا قول مالک والشافعی (فتح الباری 3/350)

گنے سے مقصود بالذات شکر راب گڑ کا تیار کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں انسان کے کھانے کے کام آتی ہیں اور ذخیرہ کی جاتی ہیں۔ مدت تک خراب نہیں ہوتیں۔ بعض مقامات میں ناب کر بھی فروخت کی جاتی ہیں اس لئے آیت اور تینوں حدیثوں کی رو سے گنے میں بلا شک و شبہ زکوٰۃ فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک تو بلا ان قیود و شرائط کے زمین کی ہر پیداوار میں زکوٰۃ فرض ہے اس لئے گنے میں بھی زکوٰۃ ضروری ہوگی۔ ویجب فی قصب السكر و قصب الذریرۃ لانه یطلب بہا نماء الارض فوجد شرط الوجوب فیجب (بدائع)

گنا خضراوات میں داخل نہیں جاسکتیں۔ جیسے کڑی خربوزہ تربوز شلم چقندر آلو بیگن وغیرہ اور ہر قسم کے پھول اور ساگ پات اور امر دور انار سیب وغیرہ وغیرہ۔ خضراوات میں زکوٰۃ واجب نہ ہونے کی ایک دلیل بھی ہے جس کو ابوالولید الباجی مالکی نے ذکر کیا ہے:

والدلیل علی ما نقولہ أن الخضر کانت بالمدینہ فی زمن النبی ﷺ بحیث لا ینخض ذک و لم ینقل أنه أمر باخراج شی منہا ولا فیہا (منتقى)

(2) گنے کا وہی نصاب ہے جو اور غلہ جات گیہوں جو دھان مٹر چنے مسور ماش مونگ کا ہے۔ خود راب اور گڑ تیار کرنے کی صورت میں اگر گڑ اور راب کی مقدار پانچ وسق یعنی: تین سو صاع (تقریباً ساڑھے ایکس من انگریزی سیر سے) یا اس سے زائد ہو تو زکوٰۃ میں مجموعی مقدار کا پانچواں حصہ نکالا جائے۔ کیونکہ گنا بالعموم بغیر آبپاشی کے تیار نہیں ہوتا۔ شوگر فیکڑیوں کو فروخت کر دینے کی صورت میں صحیح اندازہ کرنا چاہئے کہ کس قدر گنے میں کتنا راب اور گڑ تیار ہوتا ہے؟ اگر کسی کے یہاں پیداوار اس قدر ہوئی ہے کہ زکوٰۃ میں پانچ وسق یا اس سے زیادہ راب تیار ہوگا گنا فروخت کر دینے کی صورت میں اندازہ کئے ہوئے راب کے پیسوں حصہ کی جس قدر قیمت ہو زکوٰۃ میں نکال دی جائے۔

(3) گنے کی تمام قسمیں ایک سمجھی جائیں گی جیسے گیہوں کچھور کی مختلف قسمیں ایک شمار کی جاتی ہیں پس سب قسموں کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا۔ ہر ایک قسم کا علیحدہ علیحدہ بقدر نصاب ہونا ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 56

محدث فتویٰ